www.KitaboSunnat.com

تک نہیں پہنچتی تھیں مگر اکٹھی ہونے کی صورت میں تکمیل نصاب سے زکوٰۃ پڑ جاتی ہے۔(صحیح بخاری) شرکاءِ دکان کا معاملہ بھی اسی طرح ہے، بقدرِ حصص سب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

سوال: صحیح مسلم کے حوالے سے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ولا يقل العبد لسيده مولاي فان مولا كم الله عزوجل اس حدیث کا سیاق وسباق کیا ہے؟ سورۃ البقرہ کے آخر میں بھی مولانا 'ربّ العلمین' کے لئے آیا ہے، وضاحت فرمائیں؟

جواب: صحیح مسلم میں مصنف نے اعمش پر اس میں اختلاف ذکرکیا ہے۔بعض راویوں نے اعمش سے ولايقل العبد لسيده ...... کی زیادتی کو ذکرکیا ہے جبکہ بعض نے حذف کردیا ہے۔قاضی عیاض نے کہا: زیادہ صحیح بات اس کا حذف کرنا ہے اور قرطبی نے کہا: مشہور اس کا حذف کرنا ہے، پھر کہا وإنما صرنا الى الترجيح للتعارض مع تعذرالجمع وعدم العلم بالتاريخ ''تعارض کی بنا پر ہم نے ترجیح کا مسلک اختیار کیا ہے کیونکہ دونوں احادیث میں تطبیق مشکل ہے اور تاریخ کا علم نہ ہونے کی بنا پر ناسخ ومنسوخ بھی نہیں قرار دیا جاسکتا''۔آپس میں مخاطبت کے آداب کے سلسلہ میں اس کا بیان کیا گیا ہے۔لفظ مولیٰ کے استعمال کی مختلف صورتیں ہیں: بلا اضافت کے اس کا اطلاق صرف ربّ تعالیٰ پر ہے۔ اور اضافت کی صورت میں اللہ کے علاوہ دوسروں پر بھی اطلاق ہوسکتا ہے۔صحیح بخاری میں باب كراهية التطاول على الرقيقميں هے وليقل سيدي مولاي لہٰذا اصل جواز ہے، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتح الباری (۵/۱۸۰)

سوال: ایک کنواری لڑکی کی منگنی ایک لڑکے سے ہوئی اور ان دونوں نے آپس میں شادی سے پہلے ہی زنا کرلیا، کیا اب ان کا آپس میں نکاح جائز ہے؟

جواب: زانی اور زانیہ کا نکاح آپس میں ناجائز ہے۔قرآنِ کریم میں ہے ﴿اَلزَّانِیْ لاَ یَنْکِحُ اِلاَّ زَانِیَةٍ أوْ مُشْرِکَةٍ ...... وَّحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ ''زانی مرد نہیں نکاح کرتا مگر زانیہ یا مشرکہ عورت سے اور انہیں مسلمانوں پر حرام کیا گیا ہے''۔اس طرح قصہ مَرثد میں بھی عدمِ جواز کی دلیل ہے جس میں ہے کہ مَرثد مکہ میں داخل ہوے، وہاں انہوں نے عناق نامی ایک بدکارہ کو دیکھا۔اس بدکار عورت نے مرثد کو بدکاری کی دعوت دی لیکن مرثد نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔اس کے بعد جب مرثد مدینہ منورہ آئے تو نبی ﷺ سے سوال کیا کہ کیا میں عناق سے نکاح کرلوں تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا، جس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی......البتہ اگر وہ سچی توبہ کرلیں تو پھر ان کے نکاح کا جواز ہے۔صحیح حدیث میں ہے: فإن العبد إذا اعترف بذنبه ثم تاب ، تاب عليه

''جب آدمی اپنے گناہ کا اعتراف کرکے اسکے بعد توبہ کرلیتا ہے تو اللہ اس کو معاف فرمادیتا ہے''

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ